اے سادھو! میں اس کو کیا نام دوں؟ میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔
چوری چوری وہ نکل گیا ہے اور جہاں میں شور برپا ہو گیا ہے۔
میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے
اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

(۲) مسلمان شمشان و مرگھٹ سے ڈرتے ہیں اور ہندوؤں کو قبر سے ڈر لگتا ہے۔ دونوں اس میں لڑمرتے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں۔
میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

(۳) کہیں وہ رام داس ہے اور کہیں فتح محمد[۲] ہے۔ قدیم زمانے سے یہی شور ہے۔ دونوں کا جھگڑا مٹ گیا ہے اور اب کچھ اور ہی ظاہر ہو گیا ہے۔
میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔
اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

(۴) عرش معلیٰ پر اذانیں ہوئیں اور لاہور میں بھی وہ اذانیں سنی گئیں۔ شاہ عنایتؒ نے ہمیں پھنسا[۳] لیا ہے اور وہ اب چھپ چھپ کر ڈور کھینچتا ہے۔
میرے دامن میں کوئی چور چھپا ہے۔
اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

(۵) جس نے بھی اس کو تلاش کیا اس نے اس کو پالیا۔ وہ سوکھ کر مور[۴] کی طرح دبلا پتلا نہ ہوا۔ جو نصیب میں لکھ دیا گیا ہے اس کو کون بدل سکتا ہے۔
میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔
اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

(۶) میرا روحانی پیر بغداد[۵] میں ہے اور میرا مرشد لاہور میں ہے۔ وہ اور ہم سب ایک ہی ہیں اور وہی پتنگ ہے اور وہی ڈور ہے۔
میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

(۷) تم سب بھی یہ کہو کہ پتنگ بھی وہی ہے اور ڈور بھی وہی ہے۔
میں بتاتا ہوں اور تم پکڑ لاؤ بلھے شاہ کا دل چوری کرنے والے کو۔
میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔
اری! میرے دامن میں کوئی چور آچھپا ہے۔

---

1. اس بحث میں لڑتے جھگڑتے ہیں
2. کہیں ہندو ہے اور کہیں مسلمان ہے۔
3. ہمارا دل موہ لیا ہے۔
4. افسردہ و مایوس نہ ہوا۔
5. حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ